سوال

(70) مصنوعی بال اور وِگ کی شرعی حیثیت (Wig)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نعمال کرے تو شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ ایک حدیث کے مطابق گنجا پن ایک عیب ہے۔ اللہ نے ایک فرشتے کو تین آدمیوں کی آزمائش کے لیے بھیجا۔ ان میں ایک نابینا، ایک کوڑھ زدہ اور تیسرا گنجا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ گنجا پن بہرحال ایک عیب ہے جسے ختم ہونا چاہیے۔ تب ہی اللہ نے گنجے کی آزمائش

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

ـ (Wig) یعنی سر پر مصنوعی بال لگانا یا اصلی بالوں کے ساتھ ان کو ملانا شرعی طور پر درست نہیں۔ (سوائے علاج کے جیسا کہ ہئیر ٹرانسپلانٹ کا طریقہ علاج ہے) امام اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والے افراد پر لعنت وارد کی ہے۔ چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں:

ز1 :

(لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5937) مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ (119-2124) ابوداود، کتاب الترجل باب فی صلۃ الشعر (4168) ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی الواصلہ والمستوصلہ والواشمہ والمستوشمہ (2783) نسائی کتاب الزینۃ (5110

تعالیٰ کی لعنت ہو مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی پر جسم گود کر نیل بھرنے والی اور بھروانے والی پر۔"

ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5933) مسند احمد 2/339)

تعالیٰ کی لعنت ہو مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی پر جسم گود کر نیل بھرنے والی اور بھروانے والی پر۔"

ہ3 :

ن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَالْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ"

(مسند ابی یعلیٰ 9/238(5350) مسند احمد 1/448، بیہقی 7/208)

اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، اس پر لعنت کی ہے۔"

ز4 :

بۃ، -الْمَعْنَى- قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ. زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى. فَقَالَ وَمَا لِي

(ابوداؤد کتاب الترجل باب فی صلۃ الشعر (4169) یہ حدیث مختلف طرق اور الفاظ کے ساتھ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد وغیرہ میں مروی ہے)

ِنے اور بھروانے والیوں پر، مصنوعی بال لگانے والیوں پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں جھریاں بنانے والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرنے والیاں ہیں۔ یہ بات قبیلہ بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی، اسے اُم یعقوب کہا جاتا تھا، اس نے کہا (اے ابن مسعود رض

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنے دو استادوں محمد بن عیسیٰ اور عثمان بن ابی شیبہ سے بیان کیا ہے اور واصلات کا لفظ محمد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے۔

ـ5 :

ن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم) يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ"

(موطا مالک کتاب الشعر باب السنۃ فی الشعر 2/722، بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5932) مسلم کتاب اللباس والزینۃ (122-2127) ابوداؤد کتاب الترجل باب فی صلۃ الشعر (4167) ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراھیۃ اتخاذ القصۃ (5260) نسائی کتاب الزینۃ باب الوصل ف

یہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سال سنا جب انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے۔ وہ غلام کے ہاتھ سے بالوں کا ایک جوڑا (وگ) لے کر کہہ رہے تھے اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسے جوڑے (وگ) سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے جہ

ز6 :

للہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم نَهَى عَنِ الزُّورِ. قال: وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ: (أَلَا وَهَذَا الزُّورُ) قال قتادة: يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ"

(مسلم کتاب اللباس والزینۃ (124۔2127) مسند احمد 4/93)

ردی ہے اور یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زُور سے منع کیا ہے۔ ایک شخص ایک لکڑی لے کر آیا جس کی نوک پر ایک چیتھڑا تھا۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خبردار یہی زُور ہے۔ راوی حدیث قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لاکر بال بہت کرلیتی ہیں۔"

ہے7:

بِشۃ رضی اللہ عنہا أنَّ جاریۃً من الأنصار تزوَّجتْ، وأنَّہا مرِضتْ، فتمعّط شعرُہا، فأرادوا أن یصلوہا، فسألوا النَّبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ((لعن اللہُ الواصلۃَ والمستوصلۃَ))

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5934) مسلم کتاب اللباس والزینۃ (117۔2123) نسائی 8/146 (5112) مسند احمد 228،116،6/111۔234 مسند طیالسی 1/357 (1840) تاریخ بغداد 11/309 مسند ابی یعلیٰ 8/194 (4753))

) کی شادی ہوئی لیکن وہ مریض ہوگئی اس کے سر کے بال گر گئے۔ انہوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال (وگ) ملا دیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔"

ہے8:

ن امرأۃً جاءت إلی رسول اللہ رضی اللہ عنہا فقالت: إنّی أنکحتُ ابنتی، ثم أصابہا شکوی، فتمرّق رأسہا، وزوجہا یستحثّنی بہا، أفأصل رأسہا؟ فسبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلۃَ والمستوصلۃَ"

(بخاری کتاب اللباس باب وصل الشعر (5935) مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم فعل الواصلۃ والمتوصلۃ (116۔2123) شرح السنۃ باب النھی عن وصل الشعر والوشم 12/102 (3188) مسند احمد 353،350،6/345)

ن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا: میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا تھا۔ پھر اسے بیماری لاحق ہوئی اور سر کے بال گر گئے۔ اس کا خاوند خواہش مند ہے کہ میں اس کے بالوں میں مصنوعی بال (وگ) جوڑدوں۔ اب کیا میں مصنوعی بال (وگ) لگا سکتی ہوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

ہ سے صریحہ محکمہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مصنوعی بال (وگ) ناجائز و ممنوع ہیں اور یہ جعلسازی اور دھوکہ ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی عورت کو بھی وگ لگانے کی اجازت نہیں دی جس کے بال بیماری کی وجہ سے گر گئے تھے۔ حالانکہ اس عورت کا خاوند بھی خواہش مند تھا کہ وہ وگ ا

ر (5938) وغیرہ میں اسے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود کا عمل قرار دیا ہے چنانچہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں:

نا، فخطبنا فأخرج کُبّۃً من الشعر قال: ما کنتُ أری أحداً یفعل ہذا غیر الیہود، إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمّاہ الزُّور، یعنی: الواصلۃ فی الشعر"

اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں آخری مرتبہ تشریف لائے تو ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے علاوہ اور کوئی یہ فیشن کرتا ہوگا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زُور (جھوٹ، فریب) سے تعبیر فرمایا یعنی بال جوڑنا۔"

صراحت سے یہ معلوم ہوا کہ وِگ لگانا یہودیوں کا کام تھا اور آج بھی ہے لہذا مسلمان مرد ہوں یا عورتیں، انہیں وِگ لگانے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

مقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فہذہ الخصال محرمۃ؛ لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن فاعلہا ولا یجوز لعن فاعل المباح" (المغنی 1/129)

دہ خصلتیں حرام ہیں۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عامل پر لعنت کی ہے اور مباح کام سر انجام دینے والے کو لعنت کرنا جائز نہیں" یعنی وِگ وغیرہ لگانا حرام ہے کیونکہ وِگ لگانے پر شرع میں لعنت وارد ہوئی ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وہذہ الأحادیث صریحۃ فی تحریم الوصل، ولعن الواصلۃ والمستوصلۃ مطلقا، وہذا ہو الظاہر المختار" (شرح مسلم للنووی (14/87 طبع بیروت)

ر وِگ لگانے اور لگوانے والی پر لعنت میں مطلق طور پر واضح ہیں اور یہی مذہب ظاہر و مختار ہے۔"

(نیز دیکھیں السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج 2/306 للنواب صدیق حسن خان قنوجی رحمۃ اللہ علیہ)

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مالک والطَّبَریّ وکثیرون أو الأکثرون: الوَصل ممنوع بکُلِّ شَیْءٍ سَواء وَصَلَتہ بشَعْرٍ أو صُوف أو خِرق، واحتجُّوا بحدیث جابِرٍ الَّذی ذَکَرَہُ مُسلم بَعْدُ أنَّ النَّبیَّ صَلَّی اللَّہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ أن تَصِلَ المرأۃُ برأسِہا شَیْئًا"

ت سے ائمہ دین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بالوں کو ہر چیز کے ساتھ جوڑنا منع ہے خواہ انہیں دیگر بالوں یا اون یا کپڑے کے ساتھ جوڑا جائے اور ان ائمہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے احتجاج کیا ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(یہ حدیث صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ (121۔2126) اور مسند احمد 3/296 میں موجود ہے۔ نیز دیکھیں غایۃ المرام للالبانی حفظہ اللہ ص (82،80)

وی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"وفی ہذا الحدیث أن الوصل حرام، سواء کان لمعذورۃ أو عروس أو غیرہما" (شرح مسلم للنوی 14/88 السراج الوھاج 2/306)

مدیث (اسماء) میں یہ بات ہے کہ وِگ لگانا حرام ہے خواہ وہ معذور کے لیے ہو یا دلہن کے لیے یا ان دونوں کے علاوہ کے لیے ہو۔"

ن خان رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد فرماتے ہیں:

ہی بات حق ہے"

سقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَفِی ہَذِہِ الأَحَادِیثِ حُجَّۃٌ لِمَن قَالَ یَحرُمُ الوَصلُ فِی الشَّعرِ وَالوَشمُ وَالنَّمصُ عَلَی الفَاعِلِ وَالمَفعُولِ بِہِ وَہِیَ حُجَّۃٌ عَلَی مَن حَمَلَ النَّہیَ فِیہِ عَلَی التَّنزِیہِ لِأَنَّ دَلَالَۃَ اللَّعنِ عَلَی التَّحرِیمِ مِن أَقوَی الدَّلَالَاتِ بَل عِندَ بَعضِہِم أَنَّہُ مِن عَلَامَاتِ الکَبِیرَۃِ" (فتح الباري 10/377)

ان احادیث میں ایسے آدمی کے لیے دلیل ہے جو کہتا ہے کہ بالوں میں وِگ لگانا، جسم گود کر نیل بھرنا اور چہرے کے بال نوچنا فاعل اور مفعول دونوں پر حرام ہیں اور یہ ان لوگوں پر حجت ہے۔ جو نہی کو تنزیہ پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ لفظ لعن کی دلالت حرمت پر قوی ترین دلالتوں میں سے ہے بلکہ بعض کے نز

مندرجہ بالا احادیث صحیحہ اور ائمہ محدثین کی تشریحات سے واضح ہوا کہ مصنوعی بال لگانا ممنوع و حرام ہیں اور یہود کی عادات میں سے ہے۔ مردوزن اس حکم میں برابر ہیں۔

کے لیے صحیح علاج کروایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے دواو علاج رکھا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً" (بخاری کتاب الطب (5678

لیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیے اس نے شفا بھی نازل کی ہے۔"

ے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ال أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ، فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ" ((الترمذي، أبوداود، ابن ماجه، أحمد عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ))

پاس آیا اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین (آپ کے گرد) ایسے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ میں نے سلام کیا پھر بیٹھ گیا دیہاتی لوگ اِدھر اُدھر سے آئے تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم علاج کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علاج کرو یقیناً

وم ہوا کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے سوائے موت کے۔ اس لیے گنجے پن کا علاج کیا جاسکتا ہے اور سوال میں موجود جو طریقہ علاج ذکر کیا گیا ہے اس میں بظاہر کوئی ممانعت معلوم نہیں ہوتی جیسے آدمی کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دوسری جگہ پر بطور علاج لگایا جانا بالاتفاق جائز ہے اسی طرح جسم کے کسی جگہ کے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

کتاب الادب۔ صفحہ نمبر 5392۔

محدث فتویٰ